بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ½۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ یہاں آنے پر گلے کی تکلیف میں کچھ کمی ہوئی ہے۔ لیکن بخار بڑھ گیا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق شملہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ کے متعلق لاہور سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جلد ۳۲ | ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۳۱ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۰۴

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ایک اور رویا

ایک سے زیادہ شادیاں کر کے عدل نہ کرنیوالوں کے متعلق

"آؤ اس ظلم کو مٹا دیں"

۸ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش بعد نماز مغرب

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

دو تین روز بعد میں نے ایک اور رویا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ وہ ایسی جگہ ہے۔ کہ جہاں میں کھڑا ہوں۔ وہاں تو روشنی ہے۔ مگر اس سے آگے اندھیرا ہے۔ اور اس اندھیرے میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی احمدی ہے جس کی شکل میں نہیں دیکھ سکتا۔ اور اگرچہ کوئی بات تو نہیں ہوئی مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی

دو بیویاں

ہیں۔ اور ان میں سے ایک کے ساتھ اس کا سلوک اچھا نہیں۔ اور وہ اس کے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔ یہ ساری باتیں میرے دل میں گزرتی ہیں۔ اگرچہ کوئی ایسا واقعہ میرے سامنے نہیں ہوتا اندھیرے کی وجہ سے میں اس آدمی کو پہچان نہیں سکا۔ شائد اللہ تعالےٰ نے اسی لئے اسے اندھیرے میں دکھایا۔ کہ اس کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے۔ اور شائد اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہو۔ کہ وہ آدمی اس فعل کی وجہ سے تاریکی میں ہے۔ بہر حال میں اسے دیکھ نہیں سکتا۔ مگر مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی دو بیویاں ہیں۔ جن میں سے ایک کے ساتھ اس کا سلوک اچھا نہیں۔ اور میں بغیر اس کے کہ کوئی آدمی وہاں کھڑے ہوں جنہیں میں مخاطب کروں۔ آپ ہی آپ کہتا ہوں۔ کہ " آؤ اس ظلم کو مٹا دیں!!

ہماری جماعت کے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ اسلام نے جو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے۔ تو اس کے لئے بعض قیود لگائی ہیں۔ ان کے بغیر جائز نہیں کہ آدمی ایک سے زیادہ شادیاں کرے چونکہ ہماری جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن میں

انصاف کا مادہ کم

ہے۔ اور وہ ایک سے زیادہ شادیاں تو کر لیتے ہیں۔ مگر ان قیود کی پابندی نہیں کرتے۔ جو شریعت نے مقرر کی ہیں اور اسی لئے اللہ تعالےٰ نے میری زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں۔ کہ آؤ اس ظلم کو مٹا دیں۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں یہ نقص ہے۔ اور اسے دور کرنا چاہیئے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قومی ترقی

قومی کیرکٹر

کے بغیر ممکن نہیں۔ بعض باتوں کی شناعت اور برائی کا اثر انسان کی اپنی ذات تک ہوتا ہے۔ مگر بعض برائیاں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جو دوسروں کو بھی نظر آتی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے قوم کا کیرکٹر لوگوں کی نظروں میں خراب ہوتا ہے۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ فلاں بری بات ہو رہی ہے تو پھر کہتے ہیں۔ کہ فلاں بڑا آدمی ایسا کر رہا ہے یا فلاں عالم ایسا کر رہا ہے اس لئے اگر ہم بھی ایسا کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ مرد کا

ایک سے زیادہ شادیاں کرنا

ایک تو طبعی طور پر عورت کے جذبات کے خلاف ہے۔ چاہے کوئی عورت کتنی نیک اور اسلام سے محبت کرنیوالی ہو۔ اس کے خاوند کا دوسری شادی کرنا اس کے لئے ضرور

موجب تکلیف

ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ولا تمیلوا کل المیل یعنی تمہارے لئے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ضرور ہوگا۔ مگر احتیاط کرنا اور دیکھنا کہ ایک کی طرف ایسے مائل نہ ہو جانا۔ کہ دوسری اس

زیادتی میلان

کو محسوس کرے۔ اور کسی کی خرچ کے لحاظ سے یا باری کے لحاظ سے یا کسی اور طرح کسی قسم کی حق تلفی نہ ہونے پائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ عورت کا سوت کو پسند کرنا غیر فطری امر ہے۔ اور مرد کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اگر عورت اس چیز کو منظور کرتی ہے۔ تو

اسلام کا حکم

سمجھ کر۔ اور ایمان کی وجہ سے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ اسلام نے جو اس کی اجازت دی ہے۔ تو ضرور اس میں فوائد ہوں گے ایسا نہ ہو۔ میں اسلام کو یا قوم کو ان فوائد سے محروم کرنیوالی بن جاؤں۔ جو اسلام نے اس میں رکھے ہیں۔ پس عورت اگر اس چیز کو قبول کرتی ہے۔ تو ان وجوہ کی بناء پر۔ پس ایسی صورت میں کہ جب ایک سے زیادہ شادی جائز صورت میں بھی عورت پر گراں گزرتی ہو۔ مرد اس کے ساتھ

غیر منصفانہ سلوک

کرے۔ تو بسا اوقات یہ صورت کفر تک نوبت پہنچا دیتی ہے۔ اگر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

تو ایسا شخص جماعت میں نمونہ سمجھا جاتا ہو۔ تو عورت یہ خیال کرے گی۔ کہ یہ جماعت ہی گندی ہے۔ اور اگر وہ شخص جماعت میں ایسا مقام نہیں رکھتا۔ تو عورت خیال کرے گی۔ کہ اگر خدا تعالے اس بات کی اجازت نہ دیتا۔ تو مجھے یہ تکلیف نہ ہوتی۔ اور وہ خدا تعالے پر بدظنی کرے گی۔ پس ایسا انسان جو ایک بیوی سے امتیازی سلوک کرتا ہے۔ وہ دوسری کو ایک ایسی کشتی میں بٹھا دیتا ہے کہ جس کے پیندے میں سوراخ ہیں۔ اور جو ضرور ڈوبے گی۔ جس عورت نے پہلے ہی اس چیز کو حکم الٰہی سمجھ کر قبول کیا تھا۔ اور محض خدا تعالے کے حکم کو ماننے کے لئے صابر و شاکر بن گئی تھی۔ ایسے ایسے حالات میں مبتلا کر دینا کہ اس کا سکھ۔ چین اور راحت چھوٹ جائے اور وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے۔ کہ ایسا حکم

خالق فطرت

کا نہیں ہو سکتا۔ بہت بڑا ظلم ہے اور ایسی عورت اگر تو اس ظلم کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کرے گی۔ تو اس سے اور اس کی اولاد سے اس کو بغض پیدا ہوگا اگر وہ اُسے قوم کی طرف منسوب کریگی تو اسے قوم سے بغض پیدا ہوگا۔ اور وہ قوم کو بدنام کرے گی۔ اور کہے گی۔ کہ یہ قوم اچھی نہیں۔ اور اگر اس حکم کو خدا تعالے کی طرف سے سمجھے گی۔ تو پھر اُسے

خدا تعالے پر بدظنی

پیدا ہوگی۔ اور وہ سمجھے گی کہ خدا تعالے نے یہ حکم ناواجب دیا ہے۔ کیونکہ گو میں نے اس حکم کو قبول کر لیا۔ لیکن دوسرا فریق اس کو نبھا نہیں سکا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور یا پھر وہ یہ کہے گی۔ کہ اسلام خدا تعالے کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ اس نے ایسا حکم دیا ہے۔ کہ جس کی حدود کو قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ اور یا پھر وہ خدا تعالے کو نعوذ باللہ ظالم سمجھے گی۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالے کو کوئی کس طرح ظالم سمجھ سکتا ہے۔ دنیا میں کئی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو اپنی جہالت اور اندھے پن کی وجہ سے خدا تعالے کو بھی نعوذ باللہ ظالم سمجھنے لگ جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہاں ایک شخص کا بیٹا فوت ہو گیا۔ وہ شخص بعد میں احمدی ہو گیا۔ اور بہت مخلص ہو گیا تھا۔ مگر پہلے دنیادار آدمی تھا۔ اس کا لڑکا فوت ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی تعزیت کے لئے گئے۔ آپ سنایا کرتے تھے۔ کہ جب اس شخص نے بڑے بھائی صاحب کو دیکھا۔ تو اچھل کر اُن کے گلے سے چمٹ گیا۔ اور چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ اور کہنے لگا۔ کہ مرزا صاحب! خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ بات سن کر مجھے اس شخص سے سخت نفرت ہوئی۔ اور پندرہ بیس سال تک یہ حالت رہی کہ جب وہ سامنے آتا۔ تو مجھے سخت تکلیف ہوتی۔ تو ایسے الفاظ اللہ تعالے کے لئے استعمال کرنیوالے کئی لوگ ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالے کو مانتے بھی ہیں۔ اور پھر ایسے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ پس ایک

بیوی کے ساتھ ناانصافی

یا تو اسے خدا تعالے سے بدظن کر دیتی ہے۔ اور یا اس قوم سے جس سے اسکا تعلق ہوتا ہے۔ اور یہ سب صورتیں

نہایت خطرناک

ہیں۔ اور ایک مومن کو کبھی بھی ایسی صورت نہ پیدا ہونے دینی چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں۔ اور وہ ایک سے اچھا سلوک کرے اور دوسری سے بُرا۔ تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ کہ اس کا آدھا جسم ہوگا۔ بیوی بھی انسان کا

آدھا حصہ

ہے۔ قرآن کریم نے اسے مرد کیلئے لباس قرار دیا ہے۔ اگر اس سے ظالمانہ برتاؤ کیا جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ گویا انسان نے اپنے جسم کا آدھا حصہ کاٹ کر پھینک دیا۔ آدھا جسم اٹھائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جنت میں داخل نہ ہو سکیگا کیونکہ جنت میں ہر شخص صحیح ہو کر داخل ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ

ایک بڑھیا عورت

آئی۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا میں جنت میں جاؤنگی؟ اس کا یہ سوال بھی جہالت کی وجہ سے تھا۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا پتہ ہو سکتا تھا۔ کہ کون جنت میں جائیگا اور کون نہ جائے گا۔ سوائے اس کے کہ کسی کے بارہ میں اللہ تعالے نے آپ کو الہام الٰہی کے ذریعہ خبر دی ہو۔ بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ یونہی سوال کرتے رہتے ہیں۔ یہ عورت بھی اسی قسم کی تھی۔ اور اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مزاحاً اسے جواب دیا۔ اور فرمایا۔ کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائیگی۔ یہ جواب سنکر وہ رونے لگی کہ ہائے مر گئی۔ ہائے میں مر گئی۔ میں جنت میں نہ جا سکونگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے کب کہا ہے کہ تم جنت میں نہ جا سکوگی۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہے۔ کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہ جائیگی اور میں بڑھیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تمام

بوڑھے جوان ہو کر جنت میں جائینگے

بڑھاپے کی حالت میں نہیں۔ جنت تو

لطف اٹھانے کی جگہ

ہے۔ اور خدا تعالے کے فضلوں اور اسکی نعمتوں سے فائدہ اٹھانیکا مقام ہے اور ان نعماء سے فائدہ پوری طرح اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے۔ کہ آدمی تندرست ہو اور تمام قویٰ ٹھیک طور پر کام کرتے ہوں۔ ایک بوڑھا آدمی جس کے مونہہ میں دانت نہ ہوں۔ اسکا دل اگر کسی اعلےٰ درجہ کی غذا یا پھل کھانیکو چاہے۔ تو کس طرح کھا سکیگا۔ پھر قرآن شریف میں آتا ہے کہ جب

انسانی اعمال

کتاب کی شکل میں انکے سامنے آئینگے تو ایک جنتی انہیں پڑھ کر بہت خوش ہوگا اور پھر وہ دوسرے جنتیوں سے کہیگا۔ کہ آؤ میری اس کتاب کو پڑھو۔

مولوی محمد علی صاحب ثبوت دیں!

مولوی محمد علی صاحب کچھ دنوں سے "میاں محمود احمد صاحب جواب دیں" کے عنوان سے اپنے اخبار "پیغام" میں ایک اعلان چوکھٹہ میں کرا رہے ہیں جس میں چند باتیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف منسوب کرکے ان کی بنا پر نہ صرف نہایت بے باکی سے جھوٹ بولنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ بلکہ بحث کرنے اور بحث کے بعد مباہلہ کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کر رہے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ صرف الفاظ کے الٹ پھیر اور وکیلانہ ایچ پیچ کی آڑ لے کر مولوی صاحب میدان مباحثہ و مباہلہ کے مرد بننا چاہتے ہیں۔ ورنہ انہیں آج تک نہ کبھی اس کی جرأت ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال درست نہیں۔ اور مولوی صاحب دیانت داری کے ساتھ مباحثہ و مباہلہ کے لئے تیار ہیں تو جن الفاظ میں "الزامات" لگا رہے ہیں۔ اور پے در پے چوکھٹہ میں شائع کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق ثبوت پیش کریں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے کہاں فرمائے۔ اور کہاں شائع ہوئے۔ یہ ثبوت مہیا کرنے کے بعد انہیں حق پہنچتا ہے۔ کہ ان کی بنا پر بحث کرنے اور پھر مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کریں۔ جب تک مولوی صاحب یہ ثبوت پیش نہیں کرتے اور جن الفاظ میں "الزامات" بیان کر رہے ہیں۔ اُن کے متعلق یہ نہیں بتاتے۔ کہ بغیر ایک حرف کی کمی بیشی کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے کہاں ارشاد فرمائے ہیں۔ اسوقت تک ان کی بنا پر جواب طلب کرنا اور مباحثہ یا مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کرنا سراسر فریب کاری اور دھوکا دہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اور جس بوڑھے کی آنکھوں میں موتیا بند ہو یا وہ اندھا ہو۔ وہ کیا پڑھ سکتا ہے دنیا میں حکومت کی طرف سے اگر کسی کو کوئی سرٹیفیکیٹ مل جائے۔ تو وہ بڑے فخر کے ساتھ لوگوں کو دکھاتا پھرتا ہے تو جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے سرٹیفکیٹ ملے۔ اس کی خوشی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ اندھا ہو یا اس کی آنکھوں میں موتیا بند ہو۔ تو وہ اس سے کیا لطف اٹھا سکتا ہے۔ وہ خود کیا پڑھے گا اور دوسروں کو کیا پڑھائے گا۔ یا اگر اعضاء میں رعشہ ہو۔ تو جنت کی نعماء سے کیا لطف حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سب جوان عمر میں داخل ہوں گے۔ اور اس بوڑھیا سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی بات فرمائی تھی۔ مگر آپ نے جواب اسی رنگ میں دیا جس رنگ میں وہ عورت بات کیا کرتی تھی۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا۔ کہ جو شخص اپنی ایک بیوی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔ اور دوسری سے کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن آدھے دھڑ والا اٹھایا جائے گا۔ تو اس کے معنے بالفاظ دیگر یہی ہیں۔ کہ

وہ جنتی نہیں

اس میں ایک طرف تو اس کی شکل کی شناعت کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسرے اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جا سکے گا۔ بہت سے لوگ ہیں جو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی طرف تو بڑے شوق سے دوڑتے ہیں۔ مگر

سب بیویوں میں انصاف

کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ پھر بعض لوگ یوں بھی کر لیتے ہیں۔ کہ سارا وقت تو ایک بیوی کے پاس رہے۔ اور آدھی رات کے وقت دوسری بیوی کے پاس چلے گئے۔ اور اس کی باری دے دی۔ اور اس طرح وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ انصاف ہو گیا۔ حالانکہ یہ طریق غلط ہے۔ اپنے کام کاج سے جتنا بھی وقت بچے وہ سب کا سب ایک بیوی کے پاس گزارنے کے بعد آدھی رات کو دوسری کے پاس چلے جانا انصاف نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ تو تمسخر ہے۔ اور

شریعت کا مذاق

اڑانا ہے۔ پھر بعض لوگ ایک کو زیادہ خرچ دے دیتے ہیں۔ اور دوسری کو کم۔ یہ بھی بہت بڑا نقص ہے۔ ان سب کو دور کرنا چاہیئے۔ اسلام نے ایک سے زیادہ شادیوں کی جو اجازت دی ہے۔ تو اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ

کثرت سے اولاد ہو

اور ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ محبت کا تقاضا پورا ہو سکے۔ ایک انسان جسے گھر میں تکلیف ہو۔ اس کی بیوی اس سے محبت کرنے والی نہ ہو۔ تو وہ دین کی خدمت نہیں کر سکتا۔ آدمی اگر دن کے کاروبار کے بعد تھکا ماندہ گھر آئے۔ اور بیوی ترش رو اور بدمزاج ہو۔ جو آتے ہی جھاڑو اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ تو ایسا آدمی دین کی کیا خدمت کر سکے گا۔ جسے گھر میں بھی کوفت اور باہر بھی کوفت ہی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایسی عورت سے شادی کرو۔ جو

ترش رو

نہ ہو۔ بلکہ ودود ہو۔ اور اگر ایک آدمی کی بیوی ترش رو ہو۔ تو وہ اگر دوسری شادی کر لے۔ تو کم از کم ایک دن تو آرام سے گزار سکتا ہے۔ اور ایسی ہی حکمتوں کے ماتحت

دوسری شادی کی اجازت

شریعت نے دی ہے۔ تاکہ قوتیں ضائع نہ ہوں۔ اور انسان دین اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکے۔ مگر اس اجازت سے

ناجائز فائدہ

ہرگز نہ اٹھانا چاہیئے۔ اور شریعت نے اگر آدمی کو تکلیف سے نکالنے کی صورت پیدا کی ہے۔ تو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک اور وجود کو تکلیف میں مبتلا کر دے اس کا [illegible] اور پہلو یہ بھی ہے۔ کہ بعض عورتیں [illegible] خاوندوں کی پہلی بیویاں بھی ہوں [illegible] شکوہ کرتی ہیں۔ کہ ان کا خاوند دونوں کو

مساوی طور پر باری

دیتا ہے۔ حالانکہ پہلی بیوی بوڑھی ہو چکی ہے۔ مگر اس قسم کی باتیں محض دھوکا ہیں اور بعض عورتیں تو اس دھوکہ میں اس طرح مبتلا ہوتی ہیں۔ کہ اس شخص کے پاس بھی آکر یہ بات بطور شکایت پیش کرتی ہیں۔ جسے اللہ تعالےٰ نے انصاف قائم کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں۔ کہ انصاف یہ ہے کہ جتنا عرصہ ان کا خاوند پہلی بیوی کے ساتھ رہ چکا ہے۔ اتنا ہی ان کے پاس رہے لیکن اگر اسی کا نام انصاف ہے۔ تو پھر تو وہ یہی کچھ

مولوی محمد علی صاحب خود کیوں جواب نہیں دیتے؟

مولوی محمد علی صاحب بغیر کسی بات کا ثبوت پیش کئے جواب مانگ رہے ہیں۔ مگر کسی سنجیدہ اور فہمیدہ انسان کے نزدیک اس میں کچھ بھی معقولیت نہیں ہے۔ مولوی صاحب کو پہلے یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ جو الفاظ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ وہ فلاں کتاب یا فلاں رسالہ یا فلاں اخبار کے فلاں تاریخ کے پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک وہ ایسا نہیں کر سکے۔ اس کے مقابلہ میں ہم ان کے اپنے الفاظ پیش کر کے اور ان کے اخبار "پیغام" کا حوالہ دے کر جو مطالبہ پیش کر رہے ہیں۔ اس کی طرف مولوی صاحب رُخ ہی نہیں کرتے۔ اور نہ اس بے رخی کی کوئی وجہ بتاتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کہاں تک معقولیت سے کام لے رہے ہیں

ہم ایک بار پھر اپنا مطالبہ پیش کر کے مولوی صاحب کی توجہ اس کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنے ۲۸ جولائی کے خطبہ میں جو ۲ اگست کے "پیغام" میں شائع ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق کہا

(۱) "وہ بھی میاں صاحب کے مرید ہیں جنہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں   مگر پہلے سے بڑھ کر اپنی شاں میں"

(۲) "اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم دنیا میں آئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں"

(۳) "اب کہا جاتا ہے۔ کہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ سے بڑھ کر کہنے والے وفادار شاعر کو تنبیہہ کر دی تھی۔ ہم نے ایسی تنبیہہ تو کہیں دیکھی نہیں۔ شائد علیحدگی میں بلا کر سمجھا دیا ہوگا۔ کہ ان باتوں کو لوگ سہار سکتے نہیں۔ بنا بنایا کھیل نہ بگاڑو"

مولوی صاحب کے یہ الفاظ بغیر ایک لفظ کی کمی بیشی کے پیش کر کے ہم پوچھتے ہیں

(۱) جس شعر کا ذکر انہوں نے کیا ہے۔ جب وہ ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کہا گیا تھا۔ تو اس کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد سے کیا تعلق ہے۔ اور اس کی کسی قسم کی ذمہ واری آپ پر ڈالنے کا کیا مطلب ہے؟

(۲) سبق دینے کا جو الزام مولوی صاحب نے لگایا ہے۔ اس میں اس لئے صداقت کا کوئی ذرہ بھی نہیں پایا جاتا کہ یہ بات کسی کی عقل و فکر میں نہیں آسکتی ہے۔ کہ سبق بعد میں دیا گیا۔ اور اس کا نتیجہ کم از کم سال پہلے ہی رونما ہو گیا۔ اب مولوی صاحب فرمائیں اسے غلط بیانی کہا جائے جھوٹ قرار دیا جائے۔ یا افترا سمجھا جائے؟

(۳) جب ۲۳ اگست کے "پیغام" نے اس شاعر کے متعلق لکھ دیا ہے کہ "خلیفہ صاحب قادیان نے ۱۹ اگست ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں انہیں تنبیہہ کر کے اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفان کا ثبوت دیا" تو مولوی صاحب نے تنبیہہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے بے ہودہ قیاس آرائی کی۔ کیا اس سے ان کے تقوےٰ اور دیانتداری کا ثبوت ملتا ہے؟

سکتی ہیں کہ اب تک جتنے کپڑے وہ پہلی کو بنوا کر دے چکا ہے۔ اتنے ہی ہمیں بنوا کر دے۔ یا جتنا خرچ پہلی بیوی اب تک لے چکی ہے اتنا ہی ہمیں ملنا چاہیئے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ انصاف اس دن سے شروع ہوگا۔ جس دن سے وہ دوسری شادی کریگا۔

دوسری شادی کے بعد

اسے یہ حق نہیں۔ کہ ایک کے ساتھ امتیازی سلوک کرے۔ ہاں دلوں میں جو تعلق اور محبت ہوتی ہے۔ اس سے شریعت نہیں روکتی۔ کیونکہ شریعت کا یہ منشاء نہیں کہ مرد کو کوئی ایسا حکم دے جس پر وہ عمل نہ کر سکے۔ اس لئے دل میں اگر رغبت اور محبت زیادہ ہو۔ تو یہ اور بات ہے۔ اس سے شریعت نہیں روکتی۔ لیکن ظاہر کے لحاظ سے انصاف کرنا مرد کے لئے ضروری قرار دیتی ہے۔ مگر بعض لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے۔ اور ایک ہی طرف جھک جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسطرف توجہ دلائی ہے۔ اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری کر دئے ہیں۔ کہ آؤ

اس ظلم کو مٹا دیں

پس ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جہاں کہیں انہیں کوئی ایسا واقعہ نظر آئے۔ اور دیکھیں۔ کہ ظلم ہو رہا ہے۔ تو اس آدمی کو مجبور کریں۔ کہ وہ انصاف کرے یا جائز طور پر ایک کو طلاق دے دے۔ اور یا پھر اُسے جماعت کا عضوِ معطل سمجھا جائے۔ جو شخص احکامِ شریعت کی اسطرح علانیہ خلاف ورزی کرتا ہے۔ کہ وہ قیامت کے دن آدھا اٹھایا جائیگا۔ وہ جماعت کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ پس جہاں کہیں کوئی احمدی کہلانے والا ایک بیوی کے ساتھ ناانصافی کر رہا ہو۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اسے سمجھائیں کہ دونوں کے ساتھ انصاف کرے۔ اور یا پھر ایک کو جائز طور پر طلاق دے دے۔ اور یا جماعت کے دوست ایسے شخص کو ایک عضوِ معطل سمجھیں۔ کیونکہ ایسا انسان

حقیقی احمدی

نہیں۔ بلکہ نام کا احمدی ہے۔

مولوی ابوالعطاء صاحب نے سوال کیا۔ کہ جب دوسری شادی کی اجازت دینا عورت کی فطرت کے خلاف ہے۔ تو پھر اسلام نے اسے اس کی فطرت کے خلاف حکم کیوں دیا؟ حضور نے فرمایا۔ کہ

قومی اور ملی مفاد کیلئے

بعض اوقات خلاف فطرت احکام بھی دینے پڑتے ہیں۔ مثلاً ایک عورت کی فطرت کے خلاف ہے کہ اپنے لڑکوں کو لڑائی میں بھیجے۔ مگر اس سے جذبات کی قربانی کرائی جاتی ہے۔ اس طرح قومی اور فردی ضرورتوں کے ماتحت مرد کو ایک سے زیادہ شادی کی اجازت دی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی مرد کو یہ حکم بھی دیا ہے۔ کہ دونوں بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کرے۔ ذبح کیا جانا جانور کی فطرت کے خلاف ہے۔ مگر اس کی اجازت شریعت نے دی ہے۔ ہاں جہاں تک تکلیف کے احساس کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے کم کرنے کے لئے ضروری ہدایات دے دی ہیں۔ مثلاً یہ کہ چاقو یا چھری جس سے ذبح کیا جائے وہ خوب تیز ہو۔ دوسرے جانوروں کو دکھا کر ذبح نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان کی فطرت اس کو پسند نہیں کرتی۔ مگر دوسری طرف چونکہ ایک ایسا تقاضا ہے۔ جو اس سے بھی اہم ہے۔ اس لئے جانور کو ذبح کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔

مولوی صاحب نے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ ایسا آدمی جو دو بیویوں میں انصاف نہیں کرتا۔ یا تو انصاف کرے اور یا پھر

ایک کو طلاق

دے دے۔ اس طرح تو عورت کیلئے اور بھی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر طلاق ناجائز طور پر دی گئی ہو۔ یا ایسے حالات میں دی گئی ہو۔ کہ عورت کو ایسا ضرر پہنچ سکتا ہے جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔ تو ہم اسے روک سکتے ہیں۔ گو پرانی فقہ میں تو یہ مسئلہ نہیں ملتا مگر میری رائے یہی ہے۔ کہ ایسے حالات میں طلاق کو ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی مرد ایسے حالات میں عورت کو طلاق دیتا ہے۔ تو عورت کا حق ہے کہ معاوضہ کا مطالبہ کرے۔ اور اگر مرد کا فعل ناجائز ہے۔ تو ہم اسے مجبور کرینگے کہ اس کا ازالہ کرے۔ جب طلاق سے عورت کو ایسا ضرر پہنچ سکتا ہے۔ کہ جس کا ازالہ اس کے اختیار میں نہیں۔ تو جس ظاہری ضرر کا ازالہ مرد کر سکتا ہے اس کے ازالہ کے لئے اسے مجبور کیا جائیگا مثلاً عورت اگر ایسی بڑھیا ہے۔ کہ نہ تو وہ شادی کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی اسکی کوئی اولاد ہے۔ جو اس کی خبر گیری کرے تو عورت قضاء میں دعویٰ کر سکتی ہے۔ اور قاضی مرد کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ وہ اسے گذارہ دے۔

ایک اور صورت

یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ مرد بے شک ایک بیوی کو طلاق دیتا ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت بھی ایسی ہے۔ کہ اس نے خود ایسے حالات پیدا کر رکھے ہیں۔ کہ مرد بھی مجبور ہے۔ تو ایسی صورت میں ہم عورت سے بھی یہی کہیں گے۔ کہ بے شک مرد نے ظلم کیا ہے۔ مگر تم نے بھی تو اس کے ساتھ ظلم کیا تھا۔

ہاں اگر بڑھاپے کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے مرد ناانصافی کرتا ہے۔ یا اسے طلاق دیتا ہے۔ تو اُسے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایسا نہ کرے۔ بعض اوقات عورت کی عمر ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ مرد اس کے ساتھ تعلقات رکھ ہی نہیں سکتا۔ تو ایسی صورت میں اسے بھی مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اگر مرد اس قابل نہ رہے۔ تو عورت کو بھی اس کا مطالبہ نہ کرنا چاہیئے۔ میرے پاس بعض

اس قسم کے مقدمات

آئے ہیں۔ اس لئے میں نے یہ بات کھولکر بیان کر دی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ حضرت سودہؓ کی عمر چونکہ زیادہ ہو گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنی باری چھوڑ دی تھی۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ حضرت سودہؓ نے خود ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ میں تو ایسی بوڑھی ہو چکی ہوں۔ کہ میری باری کا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن بعض میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا۔ کہ یا تو طلاق لے لیں۔ یا اپنی باری چھوڑ دیں۔ چنانچہ انہوں نے باری چھوڑ دی۔ میں نے تاریخی لحاظ سے تو اس امر کی تحقیقات نہیں کی۔ کہ ان دونوں میں سے کونسی بات صحیح ہے۔ لیکن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند اخلاق

کو پیش نظر رکھ کر میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ دوسری بات صحیح نہیں۔ اور حضرت سودہؓ نے اپنی باری خود ہی چھوڑ دی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے نہیں۔

مولوی ابوالعطاء صاحب نے عرض کیا۔ کہ

ودود کا علم

کیسے ہو۔ حضور نے فرمایا۔ اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ بعض خاندان ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکی عورتیں ودود ہی ہوتی ہیں۔ پھر شریعت نے پردہ کا حکم مردوں سے دیا ہے۔ عورتوں سے تو نہیں دیا۔ مرد کے

حضرت مصلح موعودؓ کی آخری تنبیہ

"ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔"

"ہماری جماعت کا ہر سکرٹری، ہر خطیب اسکو دوہراتا رہے۔ کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ۔ ورنہ خطرہ ہے کہ وہ مصطفےٰ تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی۔ ایسے ہاتھوں میں چلی جائے جو اسکو ناپاک کر دیں۔"

خدا تعالیٰ نے ہم پر فرض کر دیا ہے۔ کہ ہم اپنی جانوں اور مال سے اس کے دین کی تبلیغ کریں۔ ہمارے پاس سستا تبلیغی لٹریچر موجود ہے۔ اس لئے ہمارے مرد و زن پر فرض ہے۔ کہ وہ اس کی خوب اشاعت کریں۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

...عورت کی طبیعت کا پتہ لگا سکتی ہیں۔ اور ہیلیوں سے معلوم کر سکتی ہیں۔ پھر یہ معلوم کرنا بالکل آسان ہوتا ہے۔ کہ اس گھرانے کے تعلقات اہل محلہ سے کیسے ہیں۔ ہمسایوں سے کیسے ہیں۔ اور اس طرح یہ بات معلوم کی جا سکتی ہے۔ اور اصل چیز معلوم کرنے کی تو ودود ہی ہے۔ شکل وغیرہ نہیں۔ اگر شکل میں کوئی نقص ہو اور ودود ہو تو گزارہ ہو سکتا ہے۔ لیکن

عورت اگر ودود نہ ہو

تو عورت خواہ کتنی خوبصورت ہو۔ وہ تکالیف کا موجب ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی بات دیکھی۔ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گھر آئے۔ حضرت اسمٰعیل گھر نہ تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے آدمی تھے۔ اور دور سے آئے تھے۔ لیکن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بیوی نے ان کی کوئی خاطر مدارات نہ کی اور صرف کہدیا کہ حضرت اسمٰعیل گھر نہیں ہیں۔ اور معلوم نہیں کب آئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس لوٹ گئے۔ اور کہہ گئے کہ تمہارے میاں آئیں تو ان سے کہدینا کہ ایسا ایسا ایک آدمی آیا تھا۔ اور وہ کہہ گیا ہے۔ کہ یہ چوکھٹ درست نہیں۔ لیکن تمہارے مکان کی دہلیز اچھی نہیں۔ اسے بدل دو۔ حضرت اسمٰعیل آئے۔ تو بیوی نے یہ پیغام دے دیا۔ انہوں نے کہا کمبخت وہ تو میرے باپ تھے۔ اور یہ کہہ گئے ہیں کہ تمہیں طلاق دے دوں۔ پس جاؤ میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔ ودود ایسی ہی عورت کو کہتے ہیں۔ جو خاوند سے محبت کرنے والی۔ خدمت گزار مہمان نواز اور رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنے والی ہو۔ اور ایسی عورت خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے ایک بڑی نعمت ہوتی ہے۔

خریداران الفضل کی خدمت میں

ضروری اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کیلئے ان کے پتوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا

وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں

جو ستمبر کے پہلے ہفتے میں ارسال ہوں گے

منیجر الفضل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۹ اگست۔ پیرس کے مشرق میں یعنی پیرس اور رہان کے درمیان اتحادی دستے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ پیرس کے مغرب میں جو جرمن فوج ہے۔ وہ تین حصوں میں بٹ چکی ہے۔ برلیسٹ کی بندرگاہ اس وقت اتحادی گھیرے میں ہے۔ جنوبی فرانس کی بندرگاہ مارسیلز پر اب اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔ اور یہاں کی جرمن فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ مارسلیز میں ۱۷ ہزار جرمن پکڑے گئے۔ اور بہت سے مارے گئے ہیں۔

لندن ۲۹ اگست۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی گھوڑ سوار دستے سرحد کو پار کرکے ہنگری میں داخل ہو گئے ہیں۔ بحیرہ اسود کے کنارے پر انہوں نے رومانیہ میں سمندری دستے اتار دیئے ہیں۔ اور رومانیہ کی دو بندرگاہوں پر قبضہ بھی کیا جا چکا ہے۔ ڈنیوب کے کنارے ایک اہم جرمن چھاؤنی بھی اب روسیوں کے قبضہ میں ہے۔ وارسا کے شمال میں روسیوں نے ایک اہم ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے وارسا کی صنعتی بستیوں میں کئی جوابی حملے کئے۔ مگر روسیوں نے ان سب کو ناکام بنا دیا۔

لندن ۲۹ اگست۔ قومی آزادی کی پولش کمیٹی نے تجویز کی ہے کہ لندن میں مقیم پولش گورنمنٹ کے ہیڈ کو پولینڈ کی نئی عارضی گورنمنٹ کا ہیڈ بنا دیا جائے۔

لندن ۲۹ اگست۔ جرمن ملغاریہ سے اپنی فوجیں ہٹا رہے ہیں۔

لندن ۲۹ اگست۔ اٹلی میں جرمن فوج گاتھک لائن کی طرف اور پیچھے ہٹ گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ بورنیو اور ڈچ نیوگنی کے درمیان سیلبس کے پاس امریکن طیاروں نے جاپانی جہازوں پر حملے کئے ایک ایک ہزار ٹن وزن کے چار تجارتی جہاز ڈوب گئے۔ یا ان کو بھاری نقصان پہنچا۔

کانڈی ۲۹ اگست۔ برما میں برطانوی فوج دو رستوں سے آگے بڑھ رہی ہے اب چندون سے صرف چار میل دور ہے۔ ہمارے چھاپہ مار دستے دشمن کی کمک اور رسد کے راستوں کو برابر نقصان پہنچا رہے ہیں۔

دہلی ۲۹ اگست۔ وائسرائے ہند کے ساتھ ایک کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تمام صوبوں کے گورنر صاحبان سوائے گورنر پنجاب کے دہلی پہنچ گئے ہیں۔

انقرہ ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جب مسولینی کے داماد کونٹ چیانو نے دوا اور وزراء کے ساتھ جرمنوں کے خلاف بغاوت کی۔ تو مسولینی کے حکم سے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اور چند روز بعد گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ جس افسر نے اسے گولیاں ماری تھیں۔ اب اتحادیوں نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔

لندن ۲۹ اگست۔ موسیو ہاول کو جرمنوں نے بیلفورٹ میں گرفتار کر لیا۔ مارشل پیتان کو بھی گرفتار کرکے زبردستی کسی نامعلوم مقام پر لے جایا گیا ہے۔ پیرس کے میئر کو اس کے تمام عملہ سمیت محبان وطن فرانسیسیوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

لاہور ۲۹ اگست۔ ستیارتھ پرکاش کو ضبط کرانے کے لئے اینٹی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی نے سینیئر سب جج کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ اُمید ہے ستمبر کی تعطیلات کے بعد اس کی سماعت ہوگی۔

ماسکو ۲۹ اگست۔ ہر محاذ پر جرمن پسپائی کو دیکھ کر معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے جاپان گورنمنٹ سے کہا کہ وہ جرمن معاہدہ ایسے نازک وقت میں جرمنی کی امداد اس رنگ میں کرے۔ کہ سائبیریا پر حملہ کر دے مگر معلوم ہوا ہے کہ جاپان گورنمنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پٹنہ ۲۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام بہار کے صرف ایک ضلع چمپارن میں پندرہ ہزار اشخاص ہیضہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ اگست۔ لارڈ ہیلی فیکس نے لندن سے واپس آ کر ایک انٹرویو میں کہا کہ اہل برطانیہ نے جرمنی کے تازہ ہتھیار یعنی اڑن بم کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا ہے۔ جنگ کے پہلے چار سالوں میں برطانوی سلطنت میں شہری و فوجی ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ساڑھے دس لاکھ تھی مگر اب دس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

چنکنگ ۲۹ اگست حکومت جاپان نے اعلان کیا ہے کہ ہند چینی کو مستقل طور پر جاپان سلطنت میں شامل کر لیا گیا ہے اور یہ ملک جاپان کا ایک خود مختار صوبہ کہلائے گا۔ اب یہ وشی گورنمنٹ کے ماتحت نہیں رہا۔

کلکتہ ۲۹ اگست۔ ڈاکٹر بی سی رائے نے انکشاف کیا ہے۔ کہ بنگال میں تین کروڑ افراد ملیریا میں مبتلا ہیں۔

انقرہ ۲۹ اگست۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے ہنگری کے چند لیڈران نے اتحادیوں سے صلح کی کوششیں شروع کر دی ہیں اور شاہ بھی عنقریب ہتھیار ڈال دے گا۔

ماسکو ۲۹ اگست۔ جون ۱۹۴۴ء سے اب تک ۳۲ جرمن جرنیل گرفتار ہو چکے ہیں۔

لندن ۲۹ اگست۔ ڈیلی ہیرلڈ کی اطلاع ہے کہ شمالی فرانس کی جرمن فوج کو روزانہ پانچ ہزار سپاہیوں کا نقصان ہوا ہے۔ ۱۱ روز میں ساتویں جرمن فوج کے پچاس ہزار سپاہی مارے جا چکے ہیں۔ اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ چند ہی ہفتوں میں سارا فرانس آزاد ہو جائے گا۔

بنکاک ۲۹ اگست۔ سیام گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ سیام جاپان کے دوش بدوش آخر دم تک لڑے گا۔

علی گڑھ ۲۹ اگست۔ مسلم یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ نومبر ۱۹۴۵ء سے میڈیکل کالج بھی کھول دیا جائے۔

لاہور ۲۹ اگست۔ شہر میں ہیضہ کی وبا پھیلتی جا رہی ہے۔ اور شہر کے ہر علاقہ میں کیس ہو رہے ہیں۔

گورداسپور ۲۹ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ڈلہوزی کی حدود سے گھی و سبزی کی برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔

دہلی ۲۹ اگست۔ ۱۹۴۳-۴۴ء میں ہندوستانی ریلوں نے آٹھ ہزار فوجی سپیشلیں چلائیں۔ گویا ایک سال میں ان سپیشلوں نے قریباً ۵۴ لاکھ میل مسافت طے کی۔

لندن ۲۹ اگست۔ پیرس کے دونوں جانب اتحادی دستے سین اور مارن کے پار بڑھنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور بائیں بازو پر کچھ بڑھ بھی گئے ہیں۔ رواں اور سمندر کے درمیان کنیڈین دستے ساتویں جرمن فوج کے بچے کھچے سپاہیوں کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ کچھ امریکن دستے شیتو تھری تک پہنچ گئے ہیں۔ جہاں گزشتہ جنگ میں انہیں نمایاں فتح ہوئی تھی۔ جنوبی فرانس میں دریائے رون کو کئی جگہ سے پار کرکے وہ جنوب اور جنوب مغرب میں پھیل گئے ہیں۔

دہلی ۲۹ اگست۔ آج حضور وائسرائے نے گورنروں کی کانفرنس کی صدارت کی جس میں اقتصادی سوال نیز جنگ کے معاملات بھی زیر بحث آئے۔

دہلی ۲۹ اگست۔ اُمید ہے ۹ ستمبر کو یہاں سنٹرل فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

کانڈی ۲۹ اگست۔ موگانگ مانڈلے ریلوے پر ۲۶ میل جنوب مغرب میں ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے دو لمین نبکاک ریلوے پر بمباری کی۔